کیا عصر کے بعد پڑھنا، لکھنا منع ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0100 تاریخ:10-05-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کسی حدیث میں عصر کے بعد لکھنے اور پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، کیا ہم عصر کے بعد کوئی تحریری کام کرسکتے ہیں یا اپنا سبق وغیرہ یاد کرسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عصر اور مغرب کے درمیان مطالعہ، تحریری کام اور سبق یاد کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ عصر کے بعد لکھنے پڑھنے کی ممانعت کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی روایت منقول نہیں۔ہاں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور بعض علماء مثلاً: امام احمد بن حنبل اور امام شافعی علیہما الرحمۃ سے اس کی ممانعت منقول ہے، لیکن وہ بھی طبی نقطہ کے پیش نظر ہے کہ عصر کے بعد روشنی کم ہو جاتی ہے اور کم روشنی میں لکھنے پڑھنے سے آنکھوں کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مقاصد حسنہ و کشف الخفاء میں ہے،واللفظ للآخر:"من أحب حبيبتيه أو كريمتيه فلا يكتبن بعد العصر۔ قال القاري لا أصل له في المرفوع۔ قال ولعل المعنى بعد خروج العصر من غير أن يكون عنده سراج ۔ قال وقد أوصى الإمام أحمد بعض أصحابه أن لا ينظر بعد العصر إلى كتاب۔ أخرجه الخطيب قال وهو من كلام الطب، كما قال الشافعي: الوراق إنما يأكل من دية عينيه۔ وفي معناه الخياط وأرباب الصنائع " جسے اپنی آنکھیں پیاری ہوں، وہ

عصر کے بعد ہر گز نہ لکھے۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: مرفوع حدیث میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ مزید فرمایا کہ ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ جس کے پاس چراغ نہ ہو وہ عصر کا وقت نکلنے کے بعد نہ لکھے۔ نیز امام احمد بن حنبل نے اپنے کسی ساتھی کو وصیت کی تھی کہ عصر کے بعد کتاب نہ پڑھنا۔ خطیب نے اسے بیان کیا، اور فرمایا یہ منع فرمانا طبی لحاظ سے ہے، جیسا کہ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: کاتب اپنی آنکھوں کے بدلے کھاتا ہے۔ اسی معنی میں درزی اور اس قسم کے دیگر کام کاج والے بھی ہیں۔

(المقاصد الحسنہ، صفحہ 626، دار الکتاب العربی) (کشف الخفاء، جلد 02، صفحہ 222، دار احیاء التراث العربی)

لیکن یہ اندیشہ بھی اس وقت ہے، جبکہ عصر کے بعد چراغ یا لائٹ وغیرہ کے بغیر کم روشنی یا اندھیرے میں مطالعہ کیا جائے، اور اگر روشنی میں مطالعہ کیا جائے، تو پھر آنکھوں کے کمزور ہونے کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ فی زمانہ بجلی کی سہولیات اور مصنوعی روشنیوں کے سبب تو یہ اندیشہ تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے، لہٰذا عصر کے بعد لکھنا پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

علامہ زبیدی علیہ الرحمۃ اوراد و وظائف کی ترتیب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ” (وورده الرابع بعد العصر في عمل السمع ليروح فيه العين) عن المطالعه (واليد) عن الكتابه (فالمطالعه والكتابه بعد العصر ربما اضر ذلك البصر) وينسب الي علي رضي الله عنه من احب كريمتيه فلا يكتبن بعد العصر **وهذا قد يختلف باختلاف الاشخاص والاماكن فرب شخص قوي البصر قد لا يمنع في ذلك ورب مكان مشرق لا يضر البصر بعد العصر لانتشار ضوئه**“ یعنی: چوتھا ورد عصر کے بعد سننے کا ہے، تاکہ آنکھوں کو مطالعہ سے اور ہاتھ کو کتابت سے آرام ملے۔ کیونکہ بعض اوقات عصر کے بعد پڑھنا اور لکھنا نظروں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ روایت منسوب کی جاتی ہے کہ جسے اپنی آنکھیں پیاری ہوں، وہ عصر کے بعد ہر گز نہ لکھے۔ **خیال رہے کہ افراد و مقامات کے اعتبار سے یہ مختلف ہو جاتا ہے۔ کہ بعض قوی البصارت اشخاص کو یہ مانع نہیں ہوتا، اسی طرح بہت سی روشن جگہوں میں روشنی ہونے کی وجہ**

سے عصر کے بعد پڑھنے وغیرہ سے آنکھوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

(اتحاف السادۃ للمتقین، جلد 05، صفحہ 499، دار الکتب العلمیہ)

ہاں بعض علماء سے عصر کے بعد مطالعہ اور تصنیف کو ترک کرنا منقول ہے، جیسے سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ ہمہ وقت تالیف و تصنیف و فتاوی نویسی میں مشغول رہتے تھے، حتی کہ صرف نماز پنجگانہ کے لیے تشریف لے جاتے تھے، لیکن نماز عصر کے بعد باہر ہی پھاٹک میں تشریف رکھتے اور لوگوں سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

(حیات اعلی حضرت از ملک العلماء ظفر الدین قادری ملخصا، صفحہ 94، مکتبہ نبویہ لاهور)

اس کی وجہ یہ ہے کہ دن بھر کی تھکاوٹ، مطالعہ اور تصنیف سے طبیعت میں اکتاہٹ آجاتی ہے، جو عصر کے بعد مطالعہ وغیرہ چھوڑ کر دیگر مشاغل اختیار کرنے سے بہتر انداز میں دور ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے مغرب کے بعد سے رات دیر تک مطالعہ وغیرہ کی طرف طبیعت زیادہ مائل ہوتی ہے۔

لیکن یہ معاملہ بھی طبیعتوں کے لحاظ سے مختلف ہے کہ اگرچہ بعض لوگوں کے لیے عصر کے بعد کا وقت نشاط کا نہیں ہوتا، لیکن بعض لوگوں کے لیے ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض علما سے عصر کے بعد بھی تدریس مطالعہ وغیرہ ثابت ہے۔ لہٰذا عصر کے بعد ان امور کو سرانجام دینے میں کوئی حرج نہیں۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19 شوال المکرم 1444ھ/10 مئی 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے